سوال

(398) میت کی طرف سے مستقل قربانی

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میں کئی سال سے اپنی والدہ مرحومہ کی طرف سے قربانی کرتا آرہاہوں، اب مجھے چند اہل علم نے بتایا ہے کہ میت کی طرف سے مستقل قربانی کرنے کا ثبوت قرآن وحدیث سے نہیں ملتا، اس سلسلہ میں میری راہنمائی فرمائیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحۃ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس میں کوئی شک نہیں کہ ہم جو کام بطور عبادت کرتے ہیں، ان کا قرآن وحدیث سے ثابت ہونا ضروری ہے، اگر وہ کام قرآن وسنت سے ثابت نہیں توان کے بجالانے سے ثواب نہیں ملے گا۔ میت کی طرف سے مستقل قربانی کے متعلق عام طور پر حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ایک حدیث پیش کی جاتی ہے، چنانچہ حضرت حنش بیان کرتے ہیں :

''میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ قربانی کے موقع پر دو مینڈھے ذبح کرتے تھے، میں نے انہیں پوچھا کہ آپ ایسا کیوں کرتے ہیں تو انہوں نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے وصیت کی تھی کہ میں ان کی طرف سے قربانی کرتا رہوں، اس لئے میں آپ کی طرف سے قربانی کرتا ہوں۔'' [1]

لیکن یہ روایت دو وجہ سے قابل حجت نہیں :

1 اس کی سند میں شریک بن عبد اللہ القاضی راوی مدلس ضعیف ہے۔

2 ابو الحسناء نامی ایک راوی مجہول ہے۔

اس کے علاوہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وصیت تھی جسے حضرت علی رضی اللہ عنہ پورا کرتے تھے یہی وجہ ہے کہ سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے اس قسم کا کوئی عمل منقول نہیں۔ اس سلسلہ میں ایک اور روایت بھی بیان کی جاتی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس ایک مینڈھا لایا گیا، انہوں نے اسے ذبح کرتے وقت کہا : ''اللہ کے نام سے، اے اللہ! تیری توفیق سے اور تیرے لئے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے تیرے لئے ہے پھر اسے صدقہ کردینے کا حکم دیا۔ اس کے بعد ایک دوسرا مینڈھا لایا گیا جسے انہوں نے ذبح کرتے وقت یہ کلمات کہے : اللہ کے نام کے ساتھ اے اللہ! یہ تیری توفیق سے ہے اور یہ تیرے لئے ہے، یہ قربانی علی کی طرف سے تیرے لئے ہے۔ [2]

لیکن یہ روایت بھی عاصم بن شریب نامی راوی کے مجہول ہونے کی وجہ سے قابل حجت نہیں۔ حضرت عبد الرحمن مبارکپوری رحمۃ اللہ علیہ شارح ترمذی فرماتے ہیں : ''میت کی

طرف سے مستقل قربانی کرنے کے متعلق مجھے ایک بھی صحیح حدیث نہیں مل سکی۔ اس سلسلہ میں مروی حضرت علی رضی اللہ عنہ کی حدیث ضعیف ہے۔ ''[3]

اس لئے ہمارے رجحان کے مطابق میت کی طرف سے مستقل طور پر قربانی کرنا صحیح حدیث سے ثابت نہیں۔ (واللہ اعلم)

---

[1]سنن اَبی داوٗد، الضحایا: ۲۷۹۰۔

[2]سنن البیھقی ص ۲۸۷ ج ۹۔

[3]تحفة الاحوذي ص ۶۰ ج ۵۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد4۔ صفحہ نمبر:353

محدث فتویٰ